١٤٣٦_٢_١٦
٢٤

١٢٥/٣٥

Karachi
9/12/14

Sent: Monday, December 01, 2014 10:30 AM

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام مسئلہ ہذا کے بارے میں

(۱) کالونیوں اور مارکیٹوں میں جو راستے ہوتے ہیں، ان کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ یہ وقف شمار ہوں گے، یا نہیں؟

(۲) مارکیٹ کا مالک مارکیٹ میں چار پانچ راستے بناتا ہے، بیس یا تیس سال کے بعد اس کے بیٹے ان راستوں کو فروخت یا بند کر سکتے ہیں یا نہیں؟

(۳) اگر یہ راستے وقف نہیں ہوتے تو راستوں کے وقف ہونے کے لیے کیا زبان سے "وقف کرتا ہوں" وغیرہ الفاظ کہنے ضروری ہیں؟ یا عوام کا ایک عرصہ (بیس یا تیس سال) تک مالک کی زندگی میں استعمال کرنا ہی وقف کے لیے کافی ہوگا؟

اگر زبان سے وقف کے الفاظ ادا کرنا ضروری ہے تو پھر اس طرح تو کوئی وقف؛ وقف ہی نہیں رہے گا، کیوں کہ عوام تو اتنی باریکیوں کو نہیں جانتے، ان کا وقف تو اتنی حد تک ہی رہتا ہے کہ کسی چیز کو عوام کے استعمال کے لیے چھوڑ دیتے ہیں، اگرچہ وقف کے الفاظ وغیرہ نہ بولیں، ورنہ تو اولادیں تو بعد میں ایسا ہی کرتی رہیں گی کہ ہمارے والد نے تو وقف کا لفظ نہیں بولا تھا، چنانچہ صورتِ مسئولہ میں تیس سال تک راستہ لوگوں میں استعمال ہوتا رہا اور والد بھی اسے راستہ ہی کہتا رہا، جب کہ اولاد اس وقت اسے بند کرنا چاہتی ہے، اور وہاں دکان وغیرہ بنا کر فروخت کرے گی۔

بینوا توجروا!

محمد عمر رضا گجرات

۱۴۳۶/۲/۴ھ

جامعہ فاروقیہ دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً:

۱ــــ کالونیوں اور مارکیٹوں میں جو راستے ہوتے ہیں وہ وقف نہیں ہوتے بلکہ تبعًا بیع میں داخل ہوتے ہیں، کسی کے لیئے ان راستوں کا بند کرنا، یا فروخت کرنا درست نہیں۔

۲ــــ اگر پوری مارکیٹ ایک ہی شخص کی ذاتی ملکیت ہو، تو پھر مذکورہ شخص کی اولاد کا مارکیٹ کے راستوں کو فروخت کرنا یا بند کرنا درست ہے، کیونکہ پوری مارکیٹ ان کی ملکیت ہے، اور مالک کو اپنی ملک میں ہر طرح کے تصرف کا حق حاصل ہے۔ البتہ اگر ان راستوں کو بند کرنے کی وجہ سے عوام کو ضررِ فاحش لاحق ہوتا ہو، تو پھر ان راستوں کو بند کرنا درست نہیں۔

۳ــــ وقف کا رکن مخصوص الفاظ ہیں جو کسی چیز کے وقف ہونے پر دلالت کرتے ہیں، لہٰذا صرف لوگوں کے استعمال کی وجہ سے کسی شئی کے وقف ہونے کا حکم نہیں لگایا جا سکتا، جب تک کے اصل مالک نے اُس کو باقاعدہ وقف نہ کیا ہو۔ باقی رہی یہ بات کہ "عوام اتنی باریکیوں کو نہیں جانتی الخ" تو واضح رہے کہ وقف کے لیئے بعینہٖ "وقف کرتا ہوں" کے الفاظ ادا کرنا ضروری نہیں، بلکہ اِس سے ملتے جلتے الفاظ اپنی زبان کے مطابق ادا کرنے سے بھی وقف ہو جاتا ہے۔

(جاری ہے)

لما في الرد:

"الطرق ثلاثة: طريق إلى طريق الأعظم وطريق إلى سكة غير نافذة، وطريق خاص في ملك إنسان فالأخير لا يدخل في البيع بلا ذكره، أو ذكر الحقوق أو المرافق ــ والأولان يدخلان بلا ذكر اهـ ملخصًا. وحاصله: لو باع دارًا مثلاً دخل فيهما الأولان تبعًا بلا ذكر بخلاف الثالث".

(كتاب البيوع، مطلب في بيع الطريق، ٢٧٣/٧، ٢٧٤، رشيدية).

وأيضًا فيه:

"قال أبو حنيفة في سكة غير نافذة: ليس لأصحابها أن يبيعوها ولو اجتمعوا على ذلك ولا أن يقسموها فيما بينهم الخ".

(كتاب البيوع، مطلب: في بيع الطريق، ٢٧٥/٧، رشيدية).

وفي البدائع:

"وإذا كان المبيع بيتا فيدخل ببيعه حوائطه وسقفه وبابه والطريق إلى طريق العامة، والطريق إلى سكة غير نافذة من غير ذكر قرينة الخ".

(كتاب البيوع، ٣٦٩/٤، رشيدية).

وفي الدرر الحكام:

"وفي التاتارخانية الطرق ثلاثة: طريق إلى الطريق الأعظم وطريق إلى سكة غير نافذة وطريق خاص في ملك إنسان فالطريق الخاص في ملك إنسان لا يدخل في البيع من غير ذكره إما نصًا أو بذكر الحقوق أو المرافق والطريقان الآخران يدخلان في البيع من غير ذكر".

(كتاب البيوع، ٦٠٢/٢، مكتبة رشيدية قندهار افغانستان).

وكذا في الخانية:

(كتاب البيوع، ٣٠٢/١، طبع: دار الفكر بيروت).

وفي شرح المجلة لسليم رستم باز:

"كل يتصرف في ملكه كيف شاء".

(رقم المادة: ١١٩٢، ٦٥٤/٢، قندهار أفغانستان).

(جاري ہے).

وفي الدر مع الرد:

"ولا يمنع الشخص من تصرفه في ملكه إلا إذا كان الضرر بجاره ضررا بينًا فيمنع من ذلك وعليه الفتوى.

قال ابن عابدين رحمه الله: والحاصل: أن القياس في جنس هذه المسائل، أن من تصرف في خالص ملكه لا يمنع منه ولو أضر بغيره، لكن ترك القياس في محل يضر بغيره ضررا بينًا".

(كتاب القضاء، ٨/١٧١، ١٧٢، رشيدية كوئته).

وفي البحر الرائق:

"أما ركنه فالألفاظ الخاصة الدالة عليه وهي ستة وعشرون لفظًا: الأول: أرضي هذه صدقة موقوفة مؤبدة على المساكين، ولا خلاف فيه، الثاني صدقة موقوفة".

(كتاب الوقف، ٥/٣١٧، طبع: رشيدية) فقط. والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه: محمد آصف كشميري

المتخصص في الفقه الإسلامي

بالجامعة الفاروقية بكراتشي

١٤٣٦/٣/٣هـ، ٢٠١٤/١٢/٢٦م

الجواب صحيح

[signature]

١٤٣٦/٣/٥هـ

الجواب صحيح

[signature]

١٤٣٦/٣/٥هـ

جامعة فاروقية دار الإفتاء شاه فيصل كالوني نمبر ٤ كراتشي (پاكستان)